سورة الحجر

آیات ۱۶ - ۳۵

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِينَ ﴿١٦﴾ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيمٍ ﴿١٧﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ
السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِينٌ ﴿١٨﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
مَّوْزُونٍ ﴿١٩﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِينَ ﴿٢٠﴾ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَ
مَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿٢١﴾ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوهُ وَمَآ
اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِينَ ﴿٢٢﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُونَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَ
لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِينَ ﴿٢٤﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ اِنَّهٗ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٢٥﴾
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُونٍ ﴿٢٦﴾ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُومِ
﴿٢٧﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُونٍ ﴿٢٨﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ
فِيهِ مِنْ رُّوحِي فَقَعُوا لَهٗ سٰجِدِينَ ﴿٢٩﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُونَ ﴿٣٠﴾ اِلَّآ اِبْلِيسَ اَبٰٓى اَنْ يَّكُونَ
مَعَ السّٰجِدِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُونَ مَعَ السّٰجِدِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ
خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُونٍ ﴿٣٣﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى
يَوْمِ الدِّينِ ﴿٣٥﴾

رکوع ۲ (آیات ۱۶تا ۲۵)

توحید کے آفاقی دلائل

- ✓ آسمان، زمین اور پہاڑوں کی پیدائش، اللہ ہی ان کا پیدا کرنے والا (جس نے قرآن نازل کیا)
- ✓ بادلوں اور بارش کے ذریعے سے مردہ زمین میں روئیدگی (امکانِ خرت پر استدلال)
- ✓ زمین میں ہر چیز نپی تلی مقدار میں رکھی
- ✓ اسبابِ معشیت فراہم کیے- لا محدود خزانوں کے ہوتے ہوئے اپنی حکمت سے ایک خاص مقرر کردہ مقدار میں چیزیں بہم پہنچائیں
- ✓ آسمان سے پانی کا برسانا، زمین پر پانی کا جمع کرنے کا انتظام(Stocking)، راشننگ اور ترسیل کے بندوبست کا تذکرہ(بطورِ دلائل توحید)

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَ حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا

وَلَقَدْ جَعَلْنَا - اور بیشک بنائے ہیں ہم نے

فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا - آسمان میں بہت سے برج

بُرج : مینار، گنبد، قلعہ، مستحکم عمارت، محفوظ خطہ

وَّ زَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ - اور آراستہ کر دیا ہے ہم نے انھیں دیکھنے والوں کے لیے

زَيَّنَ يُزَيِّنُ، تَزْيِيْنٌ زینت دینا، مزین کرنا (II)

وَ حَفِظْنٰهَا - اور محفوظ کر دیا ہے ہم نے انھیں

مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ - ہر شیطان مردود سے

رجَمَ يَرجُم ، رَجْمًا : پتھر مارنا، دھتکارنا

رَجِيْم : پتھر مارا ہوا، دھتکارا ہوا، رد کیا ہوا، مردود

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ - الّا یہ کہ کوئی چوری چھپے سننے کوشش کرے (س ر ق)

اِسْتَرَقَ يَسْتَرِقُ ، اِسْتِرَاقٌ چرانا، چوری کرنا (VIII)

فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ - تب پیچھا کرتا ہے اس کا ایک روشن شعلہ

اردو میں : شہاب، شہابیے، شہابِ ثاقب

شِهَابٌ : انگارہ، شعلہ (خواہ وہ آگ میں ہو یا فضا میں)

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۱۶﴾ وَ حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸﴾ وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا

وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا - اور زمین کو ہم نے ہی پھیلایا ہے اس کو

مَدَّ یَمُدُّ ، مَدًّا : پھیلانا، لمبا کرنا، کھینچنا

وَ اَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ - اور ہم نے ڈال (گاڑ) دیئے اس میں پہاڑ

اِلْقَآءٌ : ڈالنا

رَوَاسِی : پہاڑ (واحد رَاسِیَة)

وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا - اور ہم نے ہی اُگائی اس میں

نَبَتَ : اُگنا

اَنْۢبَتَ یُنْۢبِتُ ، اِنْۢبَاتًا : اگانا (IV)

مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْزُوْنٍ - ہر چیز متناسب مقدار میں

مَّوْزُوْن : وزن کی ہوئی، نپی تلی (Measured)

وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا - اور ہم نے بنایا اس میں تمہارے لیے

مَعَایِشَ - زندگی کا سامان (زندگی کے اسباب)

مَعَایِشَ ، مَعِیْشَةٌ کی جمع – سامان معیشت، روزی کے سامان

اردو میں : ا

وَ مَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِیْنَ - اور ان کے لیے بھی، نہیں ہو تم جن کے رازق

لَّسْتُمْ ، لَیْسَ : سے فعل ماضی جمع حاضر (نہیں ہو تم)

وَ اَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ شَىۡءٍ مَّوۡزُوۡنٍ ﴿۱۹﴾ وَ جَعَلۡنَا لَـكُمۡ فِيۡهَا مَعَايِشَ وَمَنۡ لَّسۡتُمۡ لَهٗ بِرٰزِقِيۡنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِنۡ مِّنۡ شَىۡءٍ اِلَّا عِنۡدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَ مَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۲۱﴾

وَ اِنۡ مِّنۡ شَىۡءٍ اِلَّا - اور نہیں کوئی چیز (کائنات میں) مگر

عِنۡدَنَا خَزَآئِنُهٗ - ہیں ہمارے پاس اس کے خزانے

خَزَآئِن ، خَزِيْنَةٌ کی جمع - خزانے

وَ مَا نُنَزِّلُهٗۤ - اور ہم نہیں نازل کرتے اسے

اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ - مگر ایک مقرر مقدار میں

قَدَر : مقدار، اندازہ، مقرر کیا ہوا

وَ لَقَدۡ جَعَلۡنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوۡجًا وَّ زَیَّنّٰہَا لِلنّٰظِرِیۡنَ ﴿ۙ۱۶﴾ وَ حَفِظۡنٰہَا مِنۡ کُلِّ شَیۡطٰنٍ رَّجِیۡمٍ ﴿ۙ۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسۡتَرَقَ السَّمۡعَ فَاَتۡبَعَہٗ شِہَابٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۸﴾ وَ
الۡاَرۡضَ مَدَدۡنٰہَا وَ اَلۡقَیۡنَا فِیۡہَا رَوَاسِیَ وَ اَنۡۢبَتۡنَا فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ مَّوۡزُوۡنٍ ﴿۱۹﴾ وَ جَعَلۡنَا لَکُمۡ فِیۡہَا مَعَایِشَ وَ مَنۡ لَّسۡتُمۡ لَہٗ بِرٰزِقِیۡنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِنۡ
مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا عِنۡدَنَا خَزَآئِنُہٗ ۫ وَ مَا نُنَزِّلُہٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۲۱﴾

یہ ہماری کارفرمائی ہے کہ آسمان میں ہم نے بہت سے مضبوط قلعے بنائے، اُن کو دیکھنے والوں کے لیے مزین کیا، اور ہر شیطان مردود سے ان کو محفوظ کر دیا، کوئی شیطان ان میں راہ نہیں پا سکتا، الا یہ کہ کچھ سن گن لے لے اور جب وہ سن گن لینے کی کوشش کرتا ہے تو ایک شعلہ روشن اُس کا پیچھا کرتا ہے۔ ہم نے زمین کو پھیلایا، اُس میں پہاڑ جمائے، اس میں ہر نوع کی نباتات ٹھیک ٹھیک نپی تلی مقدار کے ساتھ اگائی، اور اس میں معیشت کے اسباب فراہم کیے، تمہارے لیے بھی اور اُن بہت سی مخلوقات کے لیے بھی جن کے رازق تم نہیں ہو۔ کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں، اور جس چیز کو بھی ہم نازل کرتے ہیں ایک مقرر مقدار میں نازل کرتے ہیں

We have indeed set constellations in the heavens and have beautified them for the beholders, and have protected them against every accursed Satan, save him who may eavesdrop, and then a bright flame pursues him. As for the earth, We have stretched it out and have cast on it firm mountains, and have caused to grow in it everything well-measured. And We have provided sustenance for you on it and also for those of whom you are not the providers. There is nothing except that its treasuries are with Us and We do not send it down except in a known measure.

محمد اقبال

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿١٦﴾ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿١٧﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٨﴾

آفاق وانفس کی نشانیاں

- برج سے کیا مراد ہے ؟ برج عربی زبان میں ان چیزوں کو کہتے ہیں جو دور سے نمایاں ہوں (قلعہ، قصر اور مستحکم عمارت وغیرہ)، اس بنا پر بعض اہل علم نے نمایاں نظر آنے والے سات بڑے بڑے سیارے مراد لیے ہیں، قدیم یونانیوں نے سورج کے مدار کو بارہ منزلوں یا حصوں پر تقسیم کیا تھا، اور وہ ہر حصے کو برج کہتے تھے، اسی وجہ سے بعض مفسرین نے یہ سمجھا کہ قرآن کا اشارہ شاید انہی بروج کی طرف ہے
- " لیکن بعد کے مضمون پر غور کرنے سے خیال ہوتا ہے کہ شاید اس سے مراد عالم بالا کے وہ خطے ہیں جن میں سے ہر خطے کو نہایت مستحکم سرحدوں نے دوسرے خطے سے جدا کر رکھا ہے۔ اگرچہ یہ سرحدیں فضائے بسیط میں غیر مرئی طور پر کھچی ہوئی ہیں، لیکن ان کو پار کرکے کسی چیز کا ایک خطے سے دوسرے خطے میں چلا جانا سخت مشکل ہے۔ اس مفہوم کے لحاظ سے ہم بروج کو محفوظ خطوں (Fortified Spheres) کی معنی میں لینا زیادہ صحیح سمجھتے ہیں" تفہیم القرآن
- ملائکہ ان بروج (غیر مرئی دائروں اور حدود) کی نگرانی کرتے ہیں جن سے آگے بڑھنے کی اجازت شیاطین جن وانس کو نہیں ہے، اور اگر کوئی شیطان ملاء اعلی کی باتوں کی کچھ سن گن لینے کی کوشش کرتا ہے تو ایک دمکتا شہاب اس کا تعاقب کرتا ہے
- اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شیاطین و جن کو پوری کائنات مین رسائی نہیں بلکہ ان کو ایک محدود رسائی ہے، اور ایسی رسائی تو ہرگز نہیں کہ وہ ملاء اعلیٰ یا غیب کی خبریں لا سکیں
- ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے عقلی اور آفاقی دلائل پیش کیے گئے ہیں، ۱۶ تا ۲۰ آیات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور علم کی 18 صفات کا ذکر کیا گیا ہے

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿١٩﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۡ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢١﴾

مزید عقلی اور آفاقی دلائل

- اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی نشانیوں میں سے ایک اور نشانی کا ذکر۔ زمین کا پھیلانا، اس پر پہاڑوں کا قائم کرنا اور زمین سے توازن اور مناسبت سے چیزیں اگانا ہے۔ یعنی جس قدر چیزیں زمین میں موجود ہیں وہ ساری ایک دم نہیں اُگ آتیں بلکہ جتنی ضرورت ہوتی ہے اتنی ہی اللہ تعالیٰ اگاتے ہیں۔

(نباتات اور ہر نوع میں تناسل کی اس قدر زبردست طاقت ہے کہ اگر اس کے صرف ایک پودے ہی کی نسل کو زمین میں بڑھنے کا موقع مل جاتا تو چند سال کے اندر روئے زمین پر بس وہی وہ نظر آتی، کسی دوسری قسم کی نباتات کے لیے کوئی جگہ نہ رہتی۔ مگر یہ ایک حکیم اور قادر مطلق کا سوچا سمجھا منصوبہ ہے جس کے مطابق بے حد و حساب اقسام کی نباتات اس زمین پر اگ رہی ہیں اور ہر نوع کی پیداوار اپنی ایک مخصوص حد پر پہنچ کر رک جاتی ہے)

اسی مثال کا اطلاق مچھلیوں پر، حشرات پر، جانوروں اور بارش پر کیا جا سکتا ہے جو زمین پر توازن کی شاندار مثالیں ہیں

- پہاڑ زمین پر لنگر کی مانند ہیں، جن کے بار میں قرآن میں متعدد بار آیا ہے کہ یہ زمین کی حرکت کو متوازن رکھنے (Isostasy) کا ایک ذریعہ ہیں۔

- اسی توازن و تناسب کی برکت سے یہ زمین انسان کی رہائش اور تمدن و معیشت کے لیے سازگار ہوئی ہے۔ ورنہ جیسا کہ آگے ارشاد ہوا ہے، اللہ اگر کسی چیز کو بھی اس کی حد مطلوب و معین سے متجاوز ہو جانے کے لیے چھوڑ دیتا تو اس زمین کا سارا نظام درہم برہم ہو کے رہ جاتا اور انسان کے بجائے اس میں کوئی اور ہی مخلوق آباد ہوتی یا یہ بالکل غیر آباد ہو کے رہ جاتی۔

وَ اَرۡسَلۡنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسۡقَیۡنٰکُمُوۡہُ ۚ وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ لَہٗ بِخٰزِنِیۡنَ ﴿۲۲﴾ وَ اِنَّا لَنَحۡنُ نُحۡیٖ وَ نُمِیۡتُ وَ نَحۡنُ الۡوٰرِثُوۡنَ ﴿۲۳﴾

وَ اَرۡسَلۡنَا الرِّیٰحَ - اور ہم بھیجتے ہیں ہواؤں کو

اَلرِّیٰحَ ، رِیۡحٌ کی جمع - ہوائیں (رحمت کی)

لَوَاقِحَ - (پانی سے) لدا ہوا ہوتے ہوئے

(ل ق ح)

لَقِحَ یَلۡقَحُ ، لَقۡحًا : بار آور کرنا، درخت کا پھلدار ہونا

لَاقِحٌ : بار آور کرنیوالا - (اسکی جمع لَوَاقِحَ)

فَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً - پھر برساتے ہیں ہم آسمان سے پانی

فَاَسۡقَیۡنٰکُمُوۡہُ - اور سیراب کرتے ہیں ہم اس سے تم کو

(س ق ي)

اَسۡقٰی یُسۡقِیۡ ، اِسۡقَآءٌ : پلانا، سیراب کرنا (IV)

وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ لَہٗ بِخٰزِنِیۡنَ - اور نہیں ہو تم (اس قابل) کہ اسے جمع کر کے رکھ سکو

خَازِنٌ : جمع کرنے والا
(اس کی جمع خٰزِنِیۡنَ)

وَ اِنَّا لَنَحۡنُ - اور یقیناً ہم ہی ہیں جو

نُحۡیٖ وَ نُمِیۡتُ - زندہ کرتے ہیں اور موت دیتے ہیں

وَ نَحۡنُ الۡوٰرِثُوۡنَ - اور ہم ہی سب کے وارث ہیں۔

وَارِث : میراث پانے والے

وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَقۡدِمِيۡنَ مِنۡكُمۡ وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَاۡخِرِيۡنَ ﴿۲۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحۡشُرُهُمۡ ؕ اِنَّهٗ حَكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۵﴾ (ع

وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا - اور یقیناً ہم جان چکے ہیں

الۡمُسۡتَقۡدِمِيۡنَ مِنۡكُمۡ - جو پہلے گزر چکے ہیں تم سے

(ق د م)

اِستَقدَمَ يَسۡتَقۡدِمُ ، اِسۡتَقۡدَامًا - آگے جانے کی خواہش کرنا (x)

مُسۡتَقۡدِم : آگے گزر جانے والا - (اس کی جمع مُستَقۡدِمِيۡن)

وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا - اور یقیناً ہم جان چکے ہیں (ان کو بھی جو)

الۡمُسۡتَاۡخِرِيۡنَ - بعد میں آنے والے ہیں

(أ خ ر)

اِسۡتَأخَرَ يَسۡتَأخِرُ ، اِسۡتِئخَارًا - پیچھے رہ جانا (x)

مُسۡتَاۡخِر : پیچھے رہ جانے والا - (اس کی جمع مُستَاۡخِرِيۡنَ)

وَاِنَّ رَبَّكَ - اور بیشک آپ کا رب ہی

هُوَ يَحۡشُرُهُمۡ - وہ ہے جو ان سب کو اکٹھا کرے گا

حَشَرَ يَحۡشُرُ ، حَشۡرًا : جمع کرنا

اِنَّهٗ حَكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ - بیشک وہ ہے بڑی حکمت والا، سب کچھ جاننے والا

وَ اَرۡسَلۡنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسۡقَیۡنٰکُمُوۡہُ ۚ وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ لَہٗ بِخٰزِنِیۡنَ ﴿۲۲﴾ وَ اِنَّا لَنَحۡنُ نُحۡیٖ وَ نُمِیۡتُ وَ
نَحۡنُ الۡوٰرِثُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَ لَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَقۡدِمِیۡنَ مِنۡکُمۡ وَ لَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَاۡخِرِیۡنَ ﴿۲۴﴾ وَ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ یَحۡشُرُہُمۡ ؕ اِنَّہٗ
حَکِیۡمٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۵﴾

بار آور ہواؤں کو ہم ہی بھیجتے ہیں، پھر آسمان سے پانی برساتے ہیں، اور اُس پانی سے تمہیں سیراب کرتے ہیں اِس دولت کے خزانہ دار تم نہیں ہو

زندگی اور موت ہم دیتے ہیں، اور ہم ہی سب کے وارث ہونے والے ہیں

پہلے جو لوگ تم میں سے ہو گزرے ہیں اُن کو بھی ہم نے دیکھ رکھا ہے، اور بعد کے آنے والے بھی ہماری نگاہ میں ہیں . یقیناً تمہارا رب ان سب کو اکٹھا کرے گا، وہ حکیم بھی ہے اور علیم بھی

We send fertilizing winds, and then cause rain to descend from the sky, providing you abundant water to drink even though you could not have stored it up for yourselves.

It is indeed We Who grant life and cause death and it is We who shall be the sole Inheritors of all.

Surely We know those of you who have passed before and those who will come later.

Indeed your Lord will gather them all together. Surely He is All-Wise, All-Knowing.

محمد اقبال

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾

اللہ کے نظامِ ربوبیت کا مزید تذکرہ

- اللہ کے اس نظامِ ربوبیت میں " مبداحیات " پانی کا تذکرہ۔ زمین پر ہر طرح کی زندگی کے وجود کا منبع اور سرچشمہ بھی پانی ہے اور پھر پانی پر ہی زندگی کی بقا کا انحصار بھی ہے۔ پانی کی اس اہمیت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے اس کی تقسیم و ترسیل کا ایک لگا بندھا نظام وضع کیا ہے جسے آج کی سائنس نے water cycle کا نام دیا ہے۔ واٹر سائیکل کا یہ عظیم الشان نظام اللہ تعالیٰ کے عجائبات میں سے ہے۔ سمندروں سے ہواؤں تک بخارات پہنچا کر بارش اور برفباری کا انتظام گلیشیئرز کی شکل میں بلند و بالا پہاڑوں پر واٹر سٹورتج کا اہتمام پھر چشموں ندی نالوں اور دریاؤں کے ذریعے سے اس پانی کی وسیع و عریض میدانی علاقوں تک رسائی اور زیرِ زمین پانی کا عظیم الشان ذخیرہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وضع کردہ وہ واٹر سائیکل ہے جس پر پوری دنیا میں ہر قسم کی زندگی کا دارومدار ہے ۔ یہ انسان کے بس میں نہیں کہ پوری روئے زمین کے لیے Stock، راشننگ اور سپلائی کا بندوبست کرسکے
- اس بات کی طرف توجہ کہ تمہیں جو کچھ بھی ملا ہوا ہے محض عارضی استعمال کے لیے ملا ہوا ہے۔ آخر کار اللہ کی دی ہوئی ہر چیز کو یونہی چھوڑ کر تم خالی ہاتھ رخصت ہو جاؤ گے اور یہ سب چیزیں جوں کی توں اللہ کے خزانے میں رہ جائیں گی۔
یہ کائنات اور اس کی ہر چیز اللہ ہی کی ملکیت ہے۔ ایک وقت آئے گا جب ظاہری ملکیت کا بھی کوئی دعویدار باقی نہیں رہے گا۔
- اللہ تعالیٰ یقینی طور پر انسان کی گذشتہ تمام نسلوں اور آئندی آنے والی تمام نسلوں کے ایک ایک فرد سے آگاہ ہے۔ یعنی کوئی اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ اتنی بیشمار مخلوقات کا حساب کتاب کس کے لیے بس کی بات ہے۔ فرمایا کہ ہم ہی نے سب کو پیدا کیا اور سب کو روزی دی ہے ہم ان کو بھی جانتے ہیں جو گزر چکے اور ان سے بھی واقف ہیں جو بعد میں آئے یا آئیں گے۔ اللہ ان سب کو اکٹھا کرے گا اور سب کا حساب کرے گا

رکوع ۳ (آیات ۲۶ تا ۴۴)

- ✓ حضرت آدم (علیہ السلام) کی تخلیق
- ✓ جِنوں کی تخلیق
- ✓ آدم (علیہ السلام) کے سامنے فرشتوں کا سجدہ کرنا
- ✓ شیطان کا سجدہ کرنے سے انکار کرنا
- ✓ اور اس بناء پر اسے مردود قرار دیئے جانے کا واقعہ

(تفصیل سورۃ بقرہ آیات نمبر ۳۰ تا ۳۴ اور سورۃ اعراف آیات نمبر ۱۱ تا ۱۸ میں آچکی ہے)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۚ ﴿٢٦﴾ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ - اور یقیناً ہم نے پیدا کیا ہے انسان کو

صَلْصَلَ يُصَلْصِلُ ، صَلْصَلَةً
گونج دار آواز نکلنا

صَلْصَال : کھنکھنانے والی، بجنے والی مٹی

مِنْ صَلْصَالٍ - ایسی کھنکتی مٹی سے جو

مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ - گیلے (سڑے ہوئے) گارے سے تھی

حَمَا : گارا، کیچڑ (بدبودار)۔ جب وہ سیاہ رنگ کا ہو جائے

سَنَّ يَسُنُّ ، سَنًّا : گلنا سڑنا، مٹی کو ڈھالنا

مَسْنُوْن : ڈھلی ہوئی / سڑی ہوئی (altered)

وَالْجَآنَّ - اور جنوں کو

جَآنّ ، جِنٌّ کی جمع (جِن)

خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ - ہم نے پیدا کیا اس کو اس سے پہلے

مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ - آگ کی لُو (لپٹ) سے

سُمُوْمٌ : سخت حرارت والی ہوا، لُو (scorching)

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ - اور (یاد کرو وہ وقت) جب کہا تھا تیرے رب نے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ - فرشتوں سے

اِنِّیۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّیۡتُہٗ وَ نَفَخۡتُ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ فَقَعُوۡا لَہٗ سٰجِدِیۡنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّہُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۰﴾

اِنِّیۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا - بیشک میں بنانے والا ہوں ایک بشر

مِّنۡ صَلۡصَالٍ - ایسی کھنکتی مٹی سے جو

مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ - گیلے (سڑے ہوئے) گارے سے ہے

فَاِذَا سَوَّیۡتُہٗ - پھر جب پورا بنا چکوں میں اس

سَوّٰی یُسَوِّیْ ، تَسْوِیَۃٌ : برابر کرنا، درست کرنا، پورا کرنا (۱۱)

وَ نَفَخۡتُ فِیۡہِ - اور پھونک دوں اس میں

نَفَخَ یَنْفَخُ ، نَفْخًا : پھونک دینا

مِنۡ رُّوۡحِیۡ - اپنی روح سے

فَقَعُوۡا لَہٗ سٰجِدِیۡنَ - تو گر جانا تم اس کے لیے سجدے میں

وَقَعَ یَقَعُ ، وُقُوْعًا : گر پڑنا

اردو میں : ا

فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ - تو سجدہ کیا فرشتوں نے

کُلُّہُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ - سب کے سب نے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۚ ﴿٢٦﴾ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ وَاِذْ قَالَ
رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٨﴾ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ
سٰجِدِیْنَ ﴿٢٩﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۙ ﴿٣٠﴾

ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے بنایا، اور اُس سے پہلے جنوں کو ہم آگ کی لپٹ سے پیدا کر چکے تھے

پھر یاد کرو اُس موقع کو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ "میں سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے ایک بشر پیدا کر رہا ہوں

جب میں اُسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح سے کچھ پھونک دوں تو تم سب اس کے آگے سجدے میں گر جانا، چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا

Surely We brought man into being out of dry ringing clay which was wrought from black mud, while We had brought the jinn into being before out of blazing fire. Recall when your Lord said to the angels: "I will indeed bring into being a human being out of dry ringing clay wrought from black mud. When I have completed shaping him and have breathed into him of My Spirit, then fall you down before him in prostration. So, the angels - all of them - fell down in prostration.

محمد اقبال

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ۚ﴿۲۶﴾ وَ الۡجَآنَّ خَلَقۡنٰهُ مِنۡ قَبۡلُ مِنۡ نَّارِ السَّمُوۡمِ ﴿۲۷﴾

تخلیق آدم

- توحید پرا نفسی دلائل — (انسان، اس کی پیدائش، اس کے مقام و مرتبہ کے رموز، اس کے دشمن (کی پہچان) کے مباحث
- یہاں قرآن اس امر کی صاف تصریح کرتا ہے کہ انسان حیوانی منازل سے ترقی کرتا ہوا بشریت کے حدود میں نہیں آیا ہے، جیسا کہ نئے دور کے ڈارونیت سے متاثر مفسرین قرآن ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، بلکہ اس کی تخلیق کی ابتداء براہ راست ارضی مادوں سے ہوتی ہے
- ان ارضی مادوں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں پانی، خشک مٹی اور کیچڑ شامل ہیں (زمین کے تمام جانداروں کی زندگی کا آغاز پانی اور کیچڑ ہی سے ہوا ہے، انسان کے اجزائے ترکیبی بھی یہی ہیں قرآن کی رو سے)، البتہ انسان کو بنانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کا تسویہ فرمایا، اس کی نوک پلک خوبصورت بنائی، اسے ان تمام قوتوں اور صلاحیتوں سے اس کو آراستہ کیا جو اس کے مقصد تخلیق کی تکمیل کے لیے ضروری تھیں (جو اس نے روئے زمین کی دوسری تمام مخلوق میں نہیں رکھیں)
- انسان کی مٹی سے تخلیق کے ساتھ خاص طور پر حما مسنون (سڑے ہوئے بدبودار گارے) کا اضافہ فرمایا، گویا اس طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ کہ جس کی زندگی کا آغاز ایسے حقیر عنصر سے ہوا ہے اس کے لیے یہ کسی طرح زیبا نہیں کہ وہ اس قادر وقیوم ہستی کو نہ مانے اور اس سے سرکشی کرے
- انسان کی تخلیق میں قرآن مجید میں مختلف الفاظ (تُرَاب، طِین، طِین لازب، صَلصالٍ مِّن حماٍ مسنون اور صلصالٍ کالفَخَّار) آئے ہیں، ان کی تفصیل آگے اضافی مواد کے حصے میں

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾

فرشتوں سے سجدہ کرانے کا مقصد اور سجدہ کا مفہوم

- یہ اصل مضمون ہے جس کی تمہید گذشتہ آیات میں آئی ہے (اس کی تفصیل اس پہلے آچکی ہے سورۃ البقرۃ اور الاعراف میں)
- اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم کو سجدہ کرنے کا حکم آدم کی تخلیق سے پہلے ہی دیا تھا۔ اللہ نے آدم کو زمینی اجزا اور پانی سے بنایا پھر اس کا تسویہ کیا، اس کو بے شمار قوتوں، صلاحیتوں اور کمالات سے نوازا اور پھر اپنی روح میں سے پھونکا (یعنی صفاتِ الٰہی کا عکس اس میں ڈالا یعنی حیات، علم، قدرت، ارادہ، اختیار، تمام صلاحیتیں اور کمالات اسی روح الٰہی کی بدولت ہیں)
- اگر انسان ان صفات و کمالات کی حفاظت کرے اور ان کو ترقی دے تو وہ مسجود ملائک ہے اور اگر ان کو برباد کردے تو پھر وہ نہ صرف ایک حیوان بلکہ حیوانات سے بھی فروتر ہے۔
- نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُوحِی سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انسان کے اندر ایک نورِ الٰہی بھی ودیعت ہوا ہے جو اس کے تمام روحانی کمالات کا سرچشمہ ہے اور اسی کے واسطہ سے وہ خدا سے جڑتا ہے بشرطیکہ وہ اس کی پوری پوری حفاظت کرے اگر وہ اس کو ضائع کردے تو وہ ایک بے چراغ گھر ہے جس کے اندر صرف تاریکی ہی تاریکی ہے۔
- لیکن اس نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُوحِی سے یہ غلط فہمی نہ ہونی چاہیے کہ اس سے انسان میں الوہیت کا کوئی جز آگیا ہے (یہ بہت اہم ہے)

وَاِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓـئِكَةِ اِنِّىۡ خَالِـقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ‏ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّيۡتُهٗ وَنَفَخۡتُ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِىۡ فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِيۡنَ‏ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الۡمَلٰٓـئِكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَۙ‏ ﴿۳۰﴾

فرشتوں سے سجدہ کرانے کا مقصد اور سجدہ کا مفہوم

- انسان کے اس تسویے کے بعد اللہ کے حکم پر فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا۔ آدم کے سامنے ان کے سجدہ ریز ہونے کا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ وہ اسے اپنا مسجود سمجھیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کائنات کا نظام چلانے اور اپنی خلافت کی ذمہ داریاں احسن طریق سے انجام دینے کے لیے یہ ضروری ہے کہ کائنات کے کارکنان اس کے احکام کی تعمیل کریں۔ وہ جو کرنا چاہیں اس کے لیے آسانیاں مہیا کریں
- فرشتوں کا حضرت آدم کو سجدہ کرنا دراصل ان کی جانب سے اس بات کا اظہار تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو زمین کی خلافت دے کر جس منصب پر فائز کیا ہے ہم نہ صرف اسے تسلیم کرتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ہم ہر ممکن طریق سے اس میں تعاون کریں گے۔
- بہت سے مفسرین کی یہ رائے ہے کہ یہاں سجدے سے مراد زمین پر سر رکھنا نہیں بلکہ احترام، عقیدت اور منصب کے تسلیم کے لیے سر جھکانا ہے اور اگر اس سے مراد زمین پر سر رکھنا ہی لیا جائے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ سجدہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہوگا لیکن حضرت آدم قبلہ کی طرح فرشتوں کے سامنے ہوں گے۔ ان کی حیثیت صرف جہت اور سمت کی ہوگی لیکن مسجود اللہ تعالیٰ کی ذات ہوگی۔
- تمام فرشتوں اور ان کے حکم میں داخل تمام مخلوقات نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل میں آدم کو سجدہ کیا لیکن ابلیس نے جو جنات میں سے تھا، اس حکم کی تعمیل سے انکار کیا اور اس انکار کی وجہ آگے بیان کی گئی ہے

اِلَّآ اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ۝۳۱ قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ۝۳۲ قَالَ لَمۡ اَكُنۡ لِّاَسۡجُدَ لِبَشَرٍ

اِلَّآ اِبۡلِيۡسَ - سوائے ابلیس کے

اَبٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ - انکار کیا اس نے اس سے کہ وہ ہو

اَبٰی يَاْبٰی ، اِبَآءٌ :انکار کرنا

مَعَ السّٰجِدِيۡنَ - ساتھ سجدہ کرنے والوں کے

قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ - (اللہ نے) فرمایا : اے ابلیس !

مَا لَكَ اَلَّا تَكُوۡنَ - کیا ہوا تجھے کہ نہ ہوا تو

مَعَ السّٰجِدِيۡنَ - سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ۔

قَالَ لَمۡ اَكُنۡ - اس نے کہا : نہیں ہوں میں کہ

لِّاَسۡجُدَ لِبَشَرٍ - میں سجدہ کروں ایسے بشر کو

اردو میں : ا

خَلَقۡتَهٗ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ ۙ﴿۳۴﴾ وَّاِنَّ عَلَيۡكَ اللَّعۡنَةَ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۳۵﴾

خَلَقۡتَهٗ مِنۡ صَلۡصَالٍ - پیدا کیا ہے جس کو تو نے ایسی (کھنکھناتی) مٹی سے

مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ - (سڑے ہوئے) گارے سے ہے

قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا - (اللہ نے فرمایا) : نکل جا یہاں سے

فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ - کہ بیشک تو مردود ہے

وَّاِنَّ عَلَيۡكَ اللَّعۡنَةَ - اور بیشک تیرے اوپر لعنت ہے

اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ - بدلے کے دن تک

اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰۤى اَنۡ يَّكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمۡ اَكُنۡ لِّاَسۡجُدَ لِبَشَرٍ
خَلَقۡتَهٗ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ ۙ﴿۳۴﴾ وَّاِنَّ عَلَيۡكَ اللَّعۡنَةَ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۳۵﴾

سوائے ابلیس کے کہ اُس نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا
رب نے پوچھا "اے ابلیس، تجھے کیا ہوا کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا؟
اس نے کہا "میرا یہ کام نہیں ہے کہ میں اِس بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے پیدا کیا ہے
رب نے فرمایا "اچھا تو نکل جا یہاں سے کیونکہ تو مردود ہے اور اب روز جزا تک تجھ پر لعنت ہے"

except Iblis; he refused to join those who prostrated.
The Lord inquired: "Iblis! What is the matter with you that you did not join those who prostrated?"
He said: "It does not behove of me to prostrate myself before a human being whom You have created out of dry ringing clay wrought from black mud." The Lord said: "Then get out of here; you are rejected, and there shall be a curse upon you till the Day of Recompense.

قَالَ يٰٓاِبۡلِيۡسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمۡ اَكُنۡ لِّاَسۡجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ ﴿۳۴﴾ وَّاِنَّ عَلَيۡكَ اللَّعۡنَةَ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۳۵﴾

ابلیس کا جواب اور اس جواب الجواب

- سجدہ کرنے کا حکم ملائکہ اور جنوں کے لیے ایک امتحان تھا جس میں فرشتے کامیاب رہے لیکن ابلیس جو جنوں میں سے تھا، اپنے غرور و تکبر کے سبب سے اس میں ناکام رہا
- جب اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ اے ابلیس تو نے فرشتوں کے ساتھ مل کر آدم کو سجدہ کیوں نہ کیا تو ابلیس نے جواب دیا تھا کہ آدم تو ایسے حقیر و ذلیل مادہ یعنی سڑی ہوئی مٹی سے بنایا گیا ہے اور میں نورانی مادہ آتش سے پیدا ہوا ہوں تو میں ایک خاکی کو سجدہ کیسے کرتا؟
- ابلیس حقیقت امر کو نہ سمجھ سکا اور حکم الٰہی کے مقابلہ میں اپنی رائے اور قیاس باطل چلانے لگا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی اس سرکشی کے جرم میں اس کو ملعون و مردود قرار دے کر وہاں سے نکلنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تیرے اوپر یہ لعنت جزا کے دن تک مسلط رہے گی اور اس کے بعد تو اپنے اس جرم کی سزا بھگتے گا

اضافی مواد

Reference Material

خلقِ انسانی کے ارتقائی مراحل کے لیے قرآن میں استعمال ہونے والے الفاظ
The words for evolutionary stages of human creation in the Qur'an

انسان کو کس چیز سے پیدا کیا گیا؟

1. وَ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ - وہی تو ہے جس نے تم کو پانی سے پیدا کیا
2. هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ - وہی تو ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا
3. وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ - اُس نے انسان کی تخلیق کی ابتدا گارے سے کی
4. اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ - اِن کو تو ہم نے لیس دار گارے سے پیدا کیا ہے
5. وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ - ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے بنایا
6. وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ -ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے بنایا

خلقِ انسانی کے ارتقائی مراحل کے لیے قران میں استعمال ہونے والے الفاظ

The words for evolutionary stages of human creation in the Quran.

① تُراب : Inorganic matter - خاک، خشک مٹی- جس میں نمی نہ ہو

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ - وہی تو ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا

② مَاء: پانی - Water - وَ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ -اور وہی ہے جس نے پانی سے ایک بشر پیدا کیا

③ طِيْن : گیلی مٹی -(Clay) - پانی سے گوندھی ہوئی مٹی، چاہے اس سے رطوبت ختم ہو جائے - جیسے سوکھا کیچڑ

وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ اُس نے انسان کی تخلیق کی ابتدا گارے سے کی

④ لَازِب/طین لازب : (adsorbable clay) لیس دار مٹی - چپکنے والی مٹی - طین کی اگلی شکل

⑤ حَمَا:حمٰی - بد بودار کیچڑ جب سیاہ رنگ کا ہو جائے old physical & chemical altered mud

← حرارت اور بخار- قران میں یہ لفظ تپنے کھولنے اور جلنے کی لیے آیا ہے

← ایسا گارا جس کی سیاہی تپش اور حرارت کے باعث وجود میں آئی ہو (Fermented)

← وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍۚ ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے بنایا

خلقِ انسانی کے ارتقائی مراحل کے لیے قرآن میں استعمال ہونے والے الفاظ

The words for evolutionary stages of human creation in the Quran.

⑥ **صَلْصَال**: Dried and purified clay

← جب سیاہ بدبودار کیچڑ پک کر خشک ہو جائے اور ہلکی سی ضرب سے بجنے لگے

← صَلْصَالٍ كَالْفَخَّار۔ کثافتوں سے پاک - عمدہ حالت کی مٹی

← خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ-اسے تو نے سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے پیدا کیا ہے

⑦ **سُلَالَة** : خلاصہ ، نچوڑ ،کارآمد حصہ - (Extract of purified clay)

- مٹی میں سے نکالا ہوا وہ جوہر جسے میلے پن سے اچھی طرح صاف کر دیا گیا ہو۔مفردات
- وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ **سُلٰلَةٍ** مِّنْ طِيْنٍ - ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے بنایا